

سین لائبریان

التوحید والتثلیث

وان كنت لاتدرى فقلك مصيبة
وان كنت تدسرى فالمصيبة اعظم

دنیا میں انسان کے لئے عقل و بصیرت ہے۔ داناؤں کی دایاں میں۔ ہادیوں کی ہادیں ہیں۔ خدا کے مقدس نوشتے ہیں۔ تاریخ علمات اور اقاس ہیں۔ آقا معلما ہیں۔ دلائل و استقفا ہیں۔ پراس شخص پراسوس کہ جس کے لئے تمام عقلیت سے بیدار کر کے عالی اور مطور سے بجا بنائی تیریں بے کار ہیں۔ عقل کی بصیرتیں اس کے سامنے شیطانی لالچاں سے بڑھ کر نہیں۔ خدا کے مقدس نوشتے اس کی مطر لگا میں نرفا بے معنی ہیں۔ اور اس لئے وہ اس کے گوشا التفات کے مستحق نہیں وہ دوسروں کے قواعد و ضوابط اور جاہدہ عمل پر بنیاد بنا سکتی ہے۔ مگر نہایت غیر محقول بھٹکنا ہے۔ بائیں ہمہ کسی مناب لکھی جا عذکی اصول کی کسی ایک مروجہ پر بھی تفریح و تفریح نہیں کرنا تثلیث فی التوحید بالماث و احد کا جو العقول کلا ایسے یوم بعثت سے ہی ایک ایسا لاجعل جلا آیا ہے۔ اس کی کرکشی کی کی امید ہے۔ عقلیت میں نے قیامت پر ہی اٹھا رکھی تھی۔ مگر لڑائی کے اخبار اور افشاں کی "ہو تراسی لوجوان کی قلم حقیقت نرفا۔" انقول جواب با دوسری کیوں ہنگہ صاحب، بل بو تیرا پنے نور کی شعاعیں اس پر ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ قابل بھی کی منطقیا نہ متعارف ملت سے جو نولے جانور المینہ میں ہے اس کا نو نہ میں کسی گذشتہ اشاعت میں گوشا کر چکا ہوں میں نے جو کچھ قابل بھی کے جو اس میں لکھا تھا وہ حرف اس حرف سے تھا کسی طرح وہ ایسے عقیدہ تثلیث فی التوحید کی تفریح کریں تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ تثلیث کو حقیقی مانتے ہیں۔ اور وحدت کو اختیار ہی، یا توحید کو حقیقی مانتے ہیں اور تثلیث کو اختیار یا دونوں کو حقیقی مانتے ہیں۔ قابل بھی منطقیا کے منطق لاغت اثر کم انوں نے میری عرضداشت کو تو بے سرو پا زور یا کرنا ہی تثلیث سے تقدیر کے سرو پا کا نشانہ بنا ہے۔ اور وہی انشا والہ المداہدہ دن کے ہے

جو دوسری بے سبب نہیں غالب کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے
لیس اس سے پیشتر کوں قابل بھی نام سنگار کے دلائل مینہ دوسر کی نقل اور خوردستانی کا کوئی لٹکا نہیں کہ وہ اپنے لاجبی اعتراضات کو تو دلائل مینہ قرار دیتے ہیں۔ اور ہمارا جواب انہیں بے سرو پا اور محض نقلی نظر آتا ہے۔ عملی، کی طرف توجہ کروں میں اس شخص کو جو تثلیث فی التوحید کو بیزان منطقیا کے کاٹنے پر پورا لانا چاہتا ہے عقلی لفظوں میں جیلغ دینا ہوں کہ وہ تثلیث مقدس پرست اس پر وہ لگا کو دور کر کے صاف لفظوں میں اس کا جواب دے کر آیا وہ تثلیث کو اعتباری مانتا ہے۔ با حقیقی۔ اور وہ کتاب شخص میں سے کوئی آیت اپنے اس عقیدہ سے پر بطور شاہد لائے جو یا تم نے لکڑی اشاعت میں پیش کی ہیں ان کی مطابقت کر کے دکھائے۔ اور جواب محض لفظی ہے کتاب ان پیش کردہ آیات کو کفارہ سے متعلق سمجھ رہے ہیں جو آپ کی خوش بھی پر دال ہے، +

مسیحی قلم کی گوہر بریزی
ان پوئلغوں قاشوں میں سے جو قابل
یسی کے وہ بے ذمہ زبانی نے ہمارے
لئے طیار کی ہیں۔ چند تاشیں اس قدر خوش مزہ اور لذت نہیں کہ جس سے ناظرین اختیار کے کام و زبان بھی بے حد بہرہ اندو زحلاوت ہو سکتے۔ میں نے اپنے معنوں میں کتاب مقدس سے استنباط کر کے یہ لکھا تھا کہ جو عقل و تیز و نیک و بد کی شناخت کے شرم لھوں، سے بہرہ اندوز ہونے کے سبب جناب آدم کو بشت سے سہو و غیب ہمارا اور اس گناہ غیبی نے قانون تارہ کے باخت، امن قدر مینہ شکل اختیار کی کہ خداوند عالم کو بڑا کاؤ دیا اس کی نذر کرنا ہر قابل بھی کا تخریخ و عقل کے آثار سے یوں بے تکلفی برتنا کھد جرات ہے۔ اور کاؤتو آئندہ مشلوں کے لئے نظر در شہ بھڑے گا۔ جس کے کفار سے کے لئے تخلیفات مقدس بھی بیشک نفاٹ کر کے کی۔ یہ شر ہے اس حق کی جس کو آپ نے اپنی خوش بھی سے منطق کی تاریخ سمجھ کر اور ان کیا ہے کہ میں نے منطق کو آدم سے منسوب کر کے اوسطا طالیس کو معلوم اول کی کسی سے گرا دیا ہے۔ اقول کہ قدر بے خبری کے عالم میں ہیں ہمارے سچی دوست کسی نے ان کو اتنا منہ بتا یا کہ معلوم اور اشتیاطات کی صحت کے سمیلا راست لال اور اثبات مدعا کے طریقے

زمانے اور ہر قدم میں ہمیشہ سے موجود ہے۔ اور اس کا وجود انسان کی آفرینش سے واسطہ اور فیض منطبق دنیا کی بنا، آبادی کی سرشت میں ازل سے فطرت نے دوایت کیا جو اسے یہ اور بات ہے کہ ان تریات اور نظریات کے لئے کوئی مربوط اور مستقل نظام کی خاص زمانے میں مرتب ہوا ہو۔

کیا تثلیث قرین عقل ہے؟ قابل بھی بے توحید کی مثبت تثلیث۔

ہونے کا دعویٰ کر کے اس کے بل کر خودی اس کی سرمد بگردانی میں ہے اپنی عہدداشت میں اس پر توجہ دلائی تو ہونا سچی کے کسی قدر بھی بکر پہلو کیا ہے کی کوشش کی ہے۔ مگر اس میں تو ہی میں ان کا عیب صاف نمایاں ہو گیا ہے۔ ان کی اصل عبارت جس سے تثلیث کا ترس عقل مذہب ثابت ہے یہ ہے۔

۱) ذات قدوس الہیم تو نہ تھا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔

۲) ان آقاہم کا اتیا و بطون ذات میں ہے۔

۳) کسی خارجی باب الامتیا کو اس ذات اعطیہ دائم مشرک اور کفر کہیں گذر نہیں۔

۴) کسی بیرونی تفریق کو دخل ہے۔

۵) اس کا اس کی عقل انسانی سے ہے۔

اس عبارت کو سمجھنے کے لئے میں نے ہر کتبہ ہر بڑا بڑا باہر ماہ اب ان پانچوں فقرہوں پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں صہار کا مزج تثلیث فی التوحید ہے۔ اور ان پانچوں فقرہوں کی کن و حاصل یوں ہے ۱) ذات قدوس الہیم جو کہ عیسیم صا، الہوم مع کا صہ ہے اور اس سے تثلیث مراد ہے۔ ۲) انشا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔ ۳) انشا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔ ۴) انشا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔

۵) ان آقاہم تو نہ تھا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔

۶) کسی خارجی ماہ الامتیا کو اس ذات اعطیہ دائم مشرک اور کفر کہیں گذر نہیں۔ ۷) ان آقاہم تو نہ تھا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔ ۸) ان آقاہم تو نہ تھا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔ ۹) ان آقاہم تو نہ تھا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔ ۱۰) ان آقاہم تو نہ تھا نہیں باپ۔ بیٹا۔ روح القدس میں انقوم ہیں۔

ثلاث واحد فلسفہ اعدا
ہیں نے سچی حضرات کی توحید حقیقی اور تثلیث حقیقی کی مثال اس طرح دی تھی کہ ۱+۱+۱

۱+۱+۱ اور اس پر عرض کیا تھا اس عجیب و غریب فلسفہ اعدا کو سمجھنے سے واقعی دنیا عجیب و غریب ہے۔ آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ ہر سدا تثلیث فی التوحید کی طرف سے نہیں بلکہ آپ کے عجیب فلسفہ اعدا کی جہت سے ہے۔ ۱+۱+۱ نو کوئی شک نہیں کہ اگر اور لک دینا کا فلسفہ اعدا سچی فلسفہ اعدا سے جدا ہے تو اس لحاظ سے کہ جو حق پہنچا ہے آپ ہمارے اور لک دینا کے فلسفہ اعدا کو عجیب و غریب قرار میں اس کے بعد اب زمانہ میں کہ ہم نے ۱+۱+۱ کے کہیں نہیں لکھا ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ آپ نے اس مثبت تثلیث فی التوحید کی تفریح نہیں کی۔ لیکن توحید حقیقی اور تثلیث حقیقی کی اس کے خلاف کوئی مثال آپ فلسفہ اعدا سے پیش کر کے دکھائیں وہاں آپ کا بل بیٹا۔ ۱+۱+۱ روح القدس قابل بھی نہیں بلکہ ایک کامل اور کرم تفریح الغلیث کیا اس کی مثال ۱+۱+۱ کے سوا اور کوئی پیش کی جا سکتی ہے۔ ۱+۱+۱ (باقی آئندہ) خاکسار عبدالحق

۱+۱+۱ اور اس پر عرض کیا تھا اس عجیب و غریب فلسفہ اعدا کو سمجھنے سے واقعی دنیا عجیب و غریب ہے۔ آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ ہر سدا تثلیث فی التوحید کی طرف سے نہیں بلکہ آپ کے عجیب فلسفہ اعدا کی جہت سے ہے۔ ۱+۱+۱ نو کوئی شک نہیں کہ اگر اور لک دینا کا فلسفہ اعدا سچی فلسفہ اعدا سے جدا ہے تو اس لحاظ سے کہ جو حق پہنچا ہے آپ ہمارے اور لک دینا کے فلسفہ اعدا کو عجیب و غریب قرار میں اس کے بعد اب زمانہ میں کہ ہم نے ۱+۱+۱ کے کہیں نہیں لکھا ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ آپ نے اس مثبت تثلیث فی التوحید کی تفریح نہیں کی۔ لیکن توحید حقیقی اور تثلیث حقیقی کی اس کے خلاف کوئی مثال آپ فلسفہ اعدا سے پیش کر کے دکھائیں وہاں آپ کا بل بیٹا۔ ۱+۱+۱ روح القدس قابل بھی نہیں بلکہ ایک کامل اور کرم تفریح الغلیث کیا اس کی مثال ۱+۱+۱ کے سوا اور کوئی پیش کی جا سکتی ہے۔ ۱+۱+۱ (باقی آئندہ) خاکسار عبدالحق

حقیقی دیان التوحید والتثلیث

(۴)

ہونا ہے۔ جب اس ذات کو قدرت اور اختیار حاصل ہے۔ تو اس کے لئے کوئی کمال کا درجہ محال نہیں۔ اس آیت میں نفی القصد والخلو عینہ کی بالذات تردید موجود ہے (لہذا وہ تجزیہ ترکیب اور قصد سے پاک ہے۔ اور نہ وہ مخلوق کی علت مادی ہے۔ لہذا اس میں اقامت ثلاثہ کا خیال ایک باطل۔ ایک ذات میں تین مستقل شخصیتوں اور کثرت حقیقی کا ہونا ترکیب اور قصد کو چاہتا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ پاک ہے (لہذا وہ ذات کوئی اس کا منج مخرج علت اور مادہ ہے اور نہ وہ کسی عمل کی جز کہ اس پر کلی اور جزئی کا اطلاق ہو۔ جس کے لئے باہر جس کی علت ہو جس کا منج اور مخرج ہو وہ خدا ازلی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسکے منج، مخرج علت اور مادہ کو اس وقت تک ذاتی حاصل ہوگا۔ لہذا خدا بیٹا نہیں ہو سکتا۔ اس میں الوہیت بیچ کی بالذات تردید موجود ہے۔ (ولہذا لیکن لہ لغوا احد) اجمیع صفات کامل میں نہ کوئی اس کا شکل عدیل۔ نہ کوئی اس کا رسمتہ دار۔ نہ اس کے اعتداد اور اعتداد کو خرقہ الوہیت سچی شہادہ نگاہ کی بابت سمجھا جائے۔

(۱) (۲) (۳) (۴) (۵) (۶) (۷) (۸) (۹) (۱۰) (۱۱) (۱۲) (۱۳) (۱۴) (۱۵) (۱۶) (۱۷) (۱۸) (۱۹) (۲۰) (۲۱) (۲۲) (۲۳) (۲۴) (۲۵) (۲۶) (۲۷) (۲۸) (۲۹) (۳۰) (۳۱) (۳۲) (۳۳) (۳۴) (۳۵) (۳۶) (۳۷) (۳۸) (۳۹) (۴۰) (۴۱) (۴۲) (۴۳) (۴۴) (۴۵) (۴۶) (۴۷) (۴۸) (۴۹) (۵۰) (۵۱) (۵۲) (۵۳) (۵۴) (۵۵) (۵۶) (۵۷) (۵۸) (۵۹) (۶۰) (۶۱) (۶۲) (۶۳) (۶۴) (۶۵) (۶۶) (۶۷) (۶۸) (۶۹) (۷۰) (۷۱) (۷۲) (۷۳) (۷۴) (۷۵) (۷۶) (۷۷) (۷۸) (۷۹) (۸۰) (۸۱) (۸۲) (۸۳) (۸۴) (۸۵) (۸۶) (۸۷) (۸۸) (۸۹) (۹۰) (۹۱) (۹۲) (۹۳) (۹۴) (۹۵) (۹۶) (۹۷) (۹۸) (۹۹) (۱۰۰)

کثرت فی الوحدت

بیٹا روح القدس کے قائم الزاد یہ مشنٹ کی طرف ایک طرف بیانہ خاموش اشارہ کیا ہے۔ ہم اس دوریدہ نگندی کی قدر کرتے ہیں اور ان سے کسی قدر اور بے حجابی کی آرزو کرتے ہوئے درجہ کرتے ہیں کہ وہ کتاب مقدس کے کسی صحیفے میں سے لفظ الوہیم کے سنے میں جہاں اس کا اطلاق معبر حقیقی پر ہوتا ہے لازماً تعدد آہرات کے مفہوم کو ثابت کر دکھائیں اور میں لفظ الوہیم بصیغہ جمع آنے پر بھی خدا حقیقی کے معنوں میں عبرت اور محاورہ توہمات سے ثابت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں اور ہم تقدیر پر صاحب کی عمرانی لذت کو پیش کرتا ہوں جس میں لفظ الوہیم کے بصیغہ جمع آنے پر بھی پانچ معنی لکھے ہیں (۱) آ لہ (۲) حکام (۳) ملائکہ (۴) ایک آلہ (۵) اللہ پس حضرت سچا کا لفظ الوہیم کی ہیج کے چکر میں پڑ کر تعدد آہرات کا قائل ہو جانا توحیح بلا مرجع ہے۔ اب رہا۔ آپ کا باپ بیٹا روح القدس اسو عہد عتیق میں خداوند عالم کے مقدر بنا رہے ہیں۔ کہ میں کتاب کی کسی آیت کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ بیت کے ذوق کو گناہ آسان ہے۔ ابنا اللہ کو خدا میں لائق شکل سو جب تک آپ ان سب ابنا اللہ سے بڑھ کر خدا بیچ کے حق میں ہوں اللہ ہونے کی خصوصی ڈگری نہ لے دیں باقی ابنا اللہ کے خداوند عالم کے حاضر وارث ہونے سے انکار نہیں کر سکتا یہ گتھی اس وقت تک نہیں سلجھ سکتی جب تک آپ کتاب مقدس کی کسی آیت کی طرف سہما گویا سے اشارہ کرنے کی تکلیف گوارا نہ کریں دہشت بیچے آپ سمجھتے

کہوں ہیں؟
قرآن کریم کی سطر سے اسکی زوجان کا منطقی انجمنوں کے کل منطقی انجمنوں کا قائمہ
لطیفہ فرمایا۔ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لہ دلیلا ولہ اولاد ولہ ذکین لہ کفوا احد ان متردوں کے جو اب میں کہہ رہا (هو اللہ احد) اللہ ایک ہے ناں ایسا ایک واحد) کہ اسکے سلسلے یا جنس کا کوئی دوسرا نہیں۔ وہ جمیع صفات کاملہ کے ساتھ یکتا ہے۔ ہم کہتے ہو کہ واحد کے لئے تالی جنس ہوتا ہے۔ تو سن لو۔ اللہ تعالیٰ احد ہے اور احد اعتداد میں سے نہیں لہذا اس پر کوئی تالی بھی نہیں۔ اور جب اسکے لئے تالی نہیں تو وہ کسی کثرت ہو جوہر (جب اس کا تالی نہیں تو اسکے مقابلہ میں کثرت کہاں ہوگی) کے مقابلہ میں نہیں۔ اس لئے ہمیں وہ ایک کامل ہے جس پر کوئی کامل نہیں۔ اس آیت میں نفی الخراج کثرت کی بالذات تردید موجود ہے۔ اللہ اجمیع صفات الوہیت کا مجمع (الصمد) (مجمع صفات سلطیب کا مجمع ہے وہی ذات کی نسبت جو گمان کرنا کہ اس واحد معنی ہے مخلوق کثیر کی طرح ہو سکتی ہے